جناب محمد سعید صاحب (برما)

عالم اسلام

اراکان کے مظلوم مسلمان

ملک برما کا صوبہ "اراکان" کے نام سے تو شاید دنیا واقف ہے لیکن اس ترقی یافتہ ایٹمی دور میں اراکان کے باشندے خصوصاً وہاں کے مسلمان جن مصائب وآلام اور غیر انسانی تشدد و پابندیوں کے تحت زندگی کے ایام گذار رہے ہیں آج کی مہذب دنیا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ آج اگر کوئی چنگیز خان، اور ہلاکو سے زیادہ ظلم و بربریت اور لاقانونیت دیکھنا چاہے تو دنیا میں اس کا سب سے بڑا مرکز اراکان ہے۔ اراکان کا چپہ چپہ ایسے دلسوز سبق آموز خونیں حقائق سے بھرا پڑا ہے اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود آج حیوانات جیسے حقوق بھی وہاں کے مسلم باشندوں کو حاصل نہیں کیونکہ حیوانات بھی چلنے پھرنے میں آزاد ہیں مگر صوبہ اراکان کے مسلمان باشندوں کا پورے ملک کا تو کیا اراکان کے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں اجازت نامہ حاصل کئے بغیر جانا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اراکانی مسلمانوں کا پاسپورٹ کے ذریعہ ملک سے باہر جانا ناممکن ہے۔ اکا دکا کوئی مخصوص فرد پاسپورٹ حاصل کرتا ہے تو وہ بھاری رشوت اور اعلیٰ سفارش کی بدولت ہی ممکن ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی غیر ملکی انسان کا صوبہ اراکان میں جانا ممکن نہیں ہے۔ یہاں تک کہ انسانی فلاح و بہبود کے لئے دنیا میں قائم عالمی تنظیموں کے نمائندے، سیاحوں، اخباری رپورٹروں اور صحافیوں تک کا داخلہ اراکان میں ممنوع ہے۔

یہ ممانعت اس لئے کہ حکومت برما کو ڈر ہے کہ ربع صدی سے زائد عرصہ سے ہر قسم کی نشر و اشاعت تقریر و تحریر اور آمد و رفت کی پابندی کے ذریعے جو اس نے اراکان کے حالات سے دنیا کو بے خبر رکھا ہوا ہے۔ کہیں دنیا ان وحشیانہ مظالم اور مسلم کش خونیں سرگذشت سے واقف نہ ہو جائے۔ ان کو ڈر ہے کہ کہیں دنیا والوں کے سامنے ان کی انسان دوستی اور مذہبی آزادی کے جھوٹے دعوے اور پروپیگنڈے ظاہر نہ ہو جائیں۔ ان کو ڈر ہے کہ کہیں مسلمانوں کی زمینوں اور باغات کو بلا معاوضہ بدھسٹوں کو بسانے اور مسلم عبادت گاہوں کے لئے وقف کردہ زمینوں پر بدھسٹ عبادت گاہوں کی تعمیرات کی حقیقت

آشکارا نہ ہو جائے۔ انہیں ڈر ہے کہ دنیا دیکھ نہ لے کہ بلا معاوضہ غریبوں سے قلی گیری کا کام آج کی مہذب دنیا میں کس ظالمانہ انداز میں لیا جاتا ہے۔ ان کو ڈر ہے کہ مسلمانوں کی مال و دولت اور عزت و عصمت جو ظالم حکومت اور اس کے کارندے مال غنیمت کی طرح لوٹتے آرہے ہیں، دنیا اس سے آگاہ نہ ہو جائے ان کو ڈر ہے کہ مسلمانوں کی دکانیں لوٹنے، تجارت میں مشکلات پیدا کرنے اور مسلمانوں کو تعلیم و تربیت میں پسماندہ رکھنے کی جو پالیسیاں اپنائی ہوئی ہیں دنیا ان کا مشاہدہ نہ کرلے۔ ان کو ڈر ہے کہ مسجد و مدارس کو شہید اور مرمت وغیرہ سے روکنے کے گھناؤنے جرائم سے دنیا باخبر نہ ہو جائے۔ انہیں ڈر ہے کہ خوراک کی مصنوعی قلت پیدا کرکے جبری خودکشی کے ناپاک منصوبے سے پردہ اٹھ نہ جائے۔

یہ تو تھی اراکانی مسلمانوں پر مظالم کی داستان حقائق۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ انسانی حقوق اور فلاح و بہبود کے نام پر قائم بے شمار عالمی تنظیمیں اراکان کے لاکھوں انسانوں کو یرغمال بنا کر اس قدر مسلسل مظالم جاری رکھنے پر بھی نہ معلوم اب تک کیوں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ عالمی پریس اور نشریاتی ادارے اتنے بڑے خطے اور اس میں آباد لاکھوں کی آبادی سے بے خبر کیوں ہیں؟

عالمی پریس اور تمام نشریاتی اداروں، رسالوں، اخباروں، ڈائجسٹوں، میگزینوں اور انسان دوست صحافیوں سے اراکان کے مظلوم باشندوں کی اپیل ہے کہ آپ جہاں اپنے اعلیٰ فرائض منصبی کو ادا کرتے ہوئے گولہ بارود کی چھاؤں میں اپنی جانوں پر کھیلتے ہوئے مظلوموں کا آنکھوں دیکھا حال و حقائق اور دنیا کے کونے کونے کی خبریں اقوام عالم کو پہنچا رہے ہیں وہاں آپ دنیا کی نظروں سے گم کردہ اراکان کی بھی ذرا خبر لیں۔ وہاں کے باشندوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی دل ہلا دینے والی تصویر دنیا کو دکھائیں۔ اراکان کے مسلمانوں کو جو مذبح خانے میں جمع کئے گئے جانوروں کی طرح تہ تیغ کیا جا رہا ہے جس سے دنیا کو بے خبر رکھا گیا ہے اور دنیا بھی اب تک بے خبر بنی ہوئی ہے اس سے پردہ اٹھائیں اس کا بھیانک نقشہ دنیا کو دکھائیں۔

اراکان برما میں مسلمان ہزاروں سال سے آباد ہیں۔ یہ اراکان کی تاریخ سے ثابت ہے اور یہ تاریخ کی کتابیں اکثر و بیشتر غیر مسلم اور خود برمی مورخوں کی تحریر کردہ ہیں۔ اس کے باوجود غیر ملکی ہونے کا محض جھوٹا الزام لگا کر دنیا کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی گئی اور اسی جھوٹے کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو برما کی شہریت سے محروم کرنے کا اعلان کر دیا گیا عالمی انصاف کے ادارے اتنی بڑی ناانصافی و لاقانونیت پر بھی خاموش ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ان اداروں کا اور کام ہی کیا ہے؟

دکھی انسانیت کے ہمدردوں اور خصوصاً انصاف پسند صحافی برادری کو چاہئے کہ حکومت برما کی اس سنگین غیر قانونی حرکت پر عالمی ضمیر کو بیدار کریں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹوں میں برمی حکومت کو انسانی

حقوق کی شدید خلاف ورزی کا مرتکب قرار دے دینا کافی نہیں اس سے آج تک نہ ظلم کم ہوا ہے اور نہ مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دینے کی من گھڑت قانون شہریت منسوخ ہوا اس کے لئے سزا کے طور پر ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے اقتصادی، سیاسی، قانونی دباؤ ڈال کر اس کو بین الاقوامی قوانین اور اصول کا پابند بنایا جائے۔

اس کے بعد مسلم سربراہوں، عالمی تنظیموں کے ذمہ داروں اور اسلام کے ہمدردوں اور رہنماؤں کی توجہ اراکان کے مظلوم و نہتے مسلمانوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بدھسٹ اراکان سے مسلمانوں کو قریب نصف صدی سے ختم کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے آرہے ہیں۔

چنانچہ ۱۹۴۸ء میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اسی طرح ۱۹۴۲ء میں بھی مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ ۸۰۰۰۰ ہزار نہتے مسلمان شہید کئے گئے، بستیوں کی بستیاں جلادی گئیں اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں تین لاکھ سے زائد مسلمان ظلم وستم کی تاب نہ لاتے ہوئے بنگلہ دیش ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے اور اس سانحہ میں بھی تیس ہزار افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

یہ بڑے بڑے واقعات ہیں۔ ان کے علاوہ بھی منصوبہ کے تحت گاہ بگاہ مسلمانوں پر مسلح حملے ہوئے جن میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ اراکان برما سے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے تین طرح کی منصوبہ بندی کی گئی ہے اور اس پر باقاعدگی سے عمل جاری ہے۔

۱۔ مسلمانوں پر مذہبی، معاشی، سیاسی غرض ہر لحاظ سے اس قدر مظالم ڈھائے جائیں کہ یہ اراکان (برما) سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں لہذا آج ان ناقابل برداشت مظالم سے مجبور ہو کر دس لاکھ تک مسلمان صرف اور صرف جان وایمان بچانے کے لئے سب کچھ چھوڑ کر صرف تن کے کپڑوں میں اراکان سے نکل کر مختلف مسلم وغیر مسلم ممالک میں پناہ گزینی کی زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں ان کی مشکلات کی داستان الگ ہے۔

۲۔ وقفے وقفے سے مسلمانوں کو قتل عام کے ذریعہ ختم کرنا چنانچہ اوپر بیان کئے گئے ۱۹۴۸ء، ۱۹۴۲ء اور ۱۹۷۸ء کے واقعات انہی کا حصہ ہے۔

۳۔ بدھسٹ کلچر اپنانے پر مجبور کرکے مسلمانوں کو بدھسٹ قوم میں ضم کرنا، لہذا مسلمان جبراً بدھسٹ نام رکھ رہے ہیں، ان کا کلچر اپنا رہے ہیں۔ مذہب سے بالاتر ہو کر شادی بیاہ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی بیٹیاں اغوا کرکے جبراً شادی کی جارہی ہے۔ اس منصوبے کا اثر اتنا برا پڑا کہ بڑے شہروں میں آباد مسلمانوں کا رہن سہن، چال چلن بدھسٹ کلچر سے اس قدر خلط ہو گیا ہے کہ مسلمان کی شناخت مشکل ہے اس تشویشناک صورت حال کے پیش نظر ایک بار پھر برما کے مسلمانوں کا پچاس کے قریب مسلم ممالک کے سربراہوں، عالمی تنظیموں اور مسلم رہنماؤں سے اپیل ہے کہ آپ اراکان کے حالات اور اس کے سنگین نتائج کو نظر انداز نہ کریں۔ اور اس سلسلے

(باقی ص ۵ پر دیکھیں)